SUPPORT US

Scan to pay with any UPI app

Be A Part Of

Sada-E-Hussaini

9246500619

اپنا اخبار اپنی بات

APNA AKHBAR APNI BAAT

sadaehussaini.com / sadaehussaini.in /

sadaehussaini@gmail.com

Mobile : 9490618051 Whatsup : 9346938539

روزنامہ صدائے حسینی حیدرآباد

بے زبانوں کی زبان

Sada-E-Hussaini

Tuesday 11-02-2025 epaper.sadaehussaini.com

آیت کریمہ: پھر لوط ابراہیم پر ایمان لے آئے اور انہوں نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کر رہا ہوں کہ وہی صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے (سورہ العنکبوت۔آیت 26)

حدیث شریف: اپنے کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اس لئے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہگار ہیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: تھوڑا دینے پر شرماؤ نہیں کیونکہ خالی ہاتھ لوٹانا اس سے بھی گری ہوئی بات ہے۔انسان تعجب کے قابل ہے کہ چربی سے دیکھتا ہے، گوشت کے لوتھڑے سے بولتا ہے، ہڈی سے سنتا ہے اور سوراخ سے سانس لیتا ہے

سورہ فاتحہ

برائے ایصال ثواب

سید احمد حسین جعفری صاحب مرحوم ابن سید کلب حسین جعفری صاحب مرحوم

محترمہ کنیز عباس صاحب مرحومہ بنت میر فیاض علی صاحب مرحوم

کی روح کو شاد فرمائیں۔

درس تبین فرقان وتفسیر قرآن

حجۃ السلام مولانا سید تقی رضا عابدی ہر صبح 6.30 غیر از روز جمعہ بمقام دفتر مجلس علماء ہند' نور خاں بازار میں درس تبین فرقان وتفسیر قرآن کا درس دینگے۔

تمام انقلابات میں سب سے فتح یاب 'اسلامی انقلاب ایران' ہے

(۱۱ فروری:۔یوم اسلامی انقلاب ایران کے مناسبت سے یہ مضمون پیش خدمت ہے۔)

موجودہ زمانے میں مسلم ممالک میں جتنے بھی حیرت انگیز انقلاب ظہور پذیر ہوئے، ان میں حضرت امام خمینیؒ جیسی اولوالعزم شخصیت کا نام نامی سرفہرست ہے۔آپ کی فکر نے مسلمانان عالم کے دلوں میں خورشید کی گرمی پیدا کی اور امت مسلمہ کو ظالم حاکم نظاموں کے مقابل لا کھڑا کیا۔دنیا کے تمام انقلابات میں سب سے فتح یاب ''اسلامی انقلاب ایران'' ہے۔آج مختلف ممالک میں اسلامی تحریکوں کی مسلسل شکست کی وجہ سے مسلمان اس سوچ میں لگے ہیں۔کہ ایسے وسائل وامکانات اور خاص کر امام خمینیؒ جیسی انقلابی فکر کو اجاگر کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت محسوس کرتے ہیں ۔جس سے عالم میں اسلامی حکومت کی تشکیل نو عملاً ممکن ہو سکے۔

یہ الگ بات ہے کہ ایرانی انقلاب سے پہلے بھی اور آج بھی مخالفین اسلام نے ایسے منصوبے اور سازشیں رچائیں۔کہ ابھی تک مسلمانوں کے درمیان مسالک،عقائد،قوم،زبان اور ملک وغیرہ کے نام پر اختلافات اور تفرقہ اندازیاں پیدا کی جارہی ہیں۔ایسے میں ان ممالک میں اسلامی حکومت یا اسلامی انقلاب یا تحریک کو وجود میں لانا ناممکن بن سکتا ہے۔امام خمینیؒ کی برپا کردہ تحریک اسلامی شدومد سے ان زہریلی سازشوں کا توڑ کرنے میں پیش پیش ہے۔تاریخ شاہد عادل ہے کہ ایران میں پہلوی حکومت نے اسلام کی جڑیں اور اسلام کی تشکیل کو تہس نہس اور ختم کرنے ناپاک کاوشیں کیں، اخلاقی اقدار کی پامالی کا بازار گرم کررکھا۔اور مغربی تہذیب کا کاسہ لیسی کو درجہ استناد دیا۔دوسرے الفاظ میں یہ سرزمین عالمی کفر اور استعمار کے تسلط میں گرفتار ہوچکی تھی۔بظاہر ایسے کسی ملک یا قوم میں اسلامی انقلاب لانا،اس کے لئے فکری وعملی راستہ ہموار کرنا اور پھر فتح حاصل کرنا یقیناً ناقابل تصور تھا۔امام آیت اللہ روح اللہ خمینیؒ نے اپنی انتھک محنت،ایثار اور تدبر سے یہ سب ممکن کر دکھایا۔بلاشبہ اسلام کے خطوط کار پر عالمی تشکیل نو کا سچا خواب اس عظیم ہستی کا قلب وروح میں تڑپاتا رہا۔وہ چاہتے تھے کہ اللہ رسولؐ کی راہ میں کوئی رکاوٹ سامنے نہ آجائے۔کہ جس سے بندگان خدا اللہ کے دین سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔امام خمینیؒ وہ عظیم ہستی تھی جس نے اس انقلاب اسلام کی قیادت ورہبری ناموافق حالات کے آگے سینہ سپر ہوکر کی اور جس نے ملکی وغیر ملکی تمام تر رکاوٹوں اور بغیر مادی وسائل کے پوری ملت کو اسلامی انقلاب میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کا سلیقہ سکھایا۔اسی انقلاب کے ذریعے مسلمانوں میں عمل وجہد کی نئی روح پھونک دی گئی اور اسلام از سرنو زندہ ہوا۔انہوں نے خاص کر مسلمانوں میں انقلابی بیداری وآگاہی پیدا کرنے میں جی توڑ کوششیں کی۔اس عظیم ہستی نے مسلمانوں کی آگہی بڑھانے اور اتحاد ویکجہتی سے انہیں خوگر کرنے کے ضمن میں بے پناہ تکلیفیں اور مشقتیں اٹھائیں۔امام خمینیؒ کا اصل مشن یہ رہا ہے کہ امت مسلمہ کے اندرونی مرض یعنی فرقہ بندی اور فروعی اختلافات کا قلع قمع کیا جائے اور معاشرہ کی اسلامی معنوں میں تشکیل کیلئے باہمی محبت ومودت اور اخوت ویگانگت کو فروغ دیا جائے۔بقول علامہ اقبالؒ ؎

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج ،دل پریشاں ،سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

یہ اس رہبر دلبر کی کامیابی کا سب سے بڑا ثمرہ ہے آج کی مسلم دنیا کیا غیر مسلم اپنی زندگی کی تشکیل نو کے سلسلے میں امام خمینیؒ کے افکار کی طرف مراجعت کررہی ہے اور ایرانی انقلاب کے تجربات سے استفادہ کرنے کے خواہاں ہے۔اور دنیا کے مفکرین، محققین نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ ایران کا اسلامی انقلاب صرف اور صرف دینی افکار کے احیاء اور قومی یکجہتی کا سبب بنا ہے۔بوسنیا کی یونیورسٹی میں الٰہیات کے پروفیسر ڈاکٹر ہیلی نیمار لیا نے یہ اعتراف کیا ہے''اسلامی انقلاب نے ثابت کردیا کہ لبرلزم انسانی ضروریات کا راہ حل نہیں ہے اور یہ بات بھی ثابت کردی کہ ہم مسلمانوں کے پاس ایسے بلند افکار ہیں جو ہر لحاظ سے نیشنلزم اور لبرلزم سے بڑھ کر ہیں''اسی طرح مشگن یونورسٹی امریکہ کے پروفیسر ڈاکٹر ماروِن زونیس اسلامی انقلاب سے متعلق کہتے ہیں''اسلامی انقلاب کے اثرات نے ایرانی سرحدوں کو پار کرلیا ہے اور حقیقت میں یہ انقلاب مشرق وسطیٰ اور دنیا کی سیاسی اور اسلامی تحریکوں کے لئے سب سے عظیم سرچشمہ ہے''

امام خمینیؒ کو جس چیز کی طرف زیادہ فکر لاحق تھی وہ یہ کہ شیعہ سنی اتحاد قائم کرنا،آپ نے فرمایا ''سنی شیعہ بھائیوں کو ہر قسم کے اختلاف سے پرہیز کرنا چاہے۔آج ہمارا اختلاف محض ان لوگوں کے فائدہ میں ہے جو نہ مذہب شیعہ پر اعتقاد رکھتے ہیں اور نہ ہی حنفی یا دیگر سنی فرقوں پر ان کا کوئی عقیدہ وایمان ہے''اگر آج تک سارے مسلمان اتحاد کے سائے تلے،ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے تو کس کی مجال تھی کہ ہماری صف میں آنے جرات کرتے ،مگر افسوس کہ ہم روز بروز اتحاد سے کوسوں دور بھاگ کر زیادہ بکھرتے نظر آتے ہیں امام خمینیؒ نے فرمایا''ہمارے اتحاد نے دشمن کو لرزہ براندام کردیا اور اس کی شکست کا باعث بنا ہے اگر ہم متحد نہ رہے تو دشمن متحد ہوکر ہمیں شکست دینے میں کامیاب ہوجائے گا اسلامی اخلاق کا تقاضہ یہ ہے کہ آپس میں نزاع اور جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں''۔علامہ اقبالؒ نے بھی فرمایا۔

فرقہ بندی سے کیا راہنماؤں نے خراب
ہائے! ان مالیوں نے باغ اجاڑا اپنا
ہم نے سورہ اخوّت کی نکالی لیکن
نہ تو اپنا ہوا اپنا ، نہ پرایا اپنا

آج اگر چہ پوری دنیا میں مسلم ممالک زیادہ تر ظلم وبربریت کی وجہ پریشان حال نظر آتے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ آپسی اختلافات اور راہ اسلام سے دوری آج ایک طرف پاکستان تشدد میں سانس لے رہا ہے وہیں افغانستان،عراق،شام،لبنان،فلسطین،بحرین،یمن،کشمیر وغیرہ میں ہر طرف افراتفری کا ماحول جاری ہے کاش ہم راہ اسلام پر چلتے اور اتحاد کرتے تو گزرتے حالات، بے چینی اور بدامنی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔امام خمینیؒ نے یہ نعرہ دیا اور فرمایا''اگر مسلمان متحد ہوجائیں تو کسی کی جرأت نہیں کہ افغانستان اور فلسطین پر قبضہ جمائے رہے۔ہم دنیا کے تمام مسلمانوں کے ساتھ اپنی اخوت کا اعلان کرتے ہیں۔تمام سنی اور شیعہ حضرات کو بتا دیجئے کہ تم لوگ آپس میں بھائی بھائی تھے، ہیں اور رہیں گے۔ہماری مصلحت تمہاری مصلحت ہے تمہاری مصلحت ہماری مصلحت ہے لوگوں کو چاہے کہ اسلام اور قرآن کی حفاظت کرتے رہیں''دوسری جگہ فرماتے ہیں''اے دنیا بھر کے مسلمانو! آپس میں متحد ہوجاؤ کیونکہ اتحاد کے سایہ میں دنیا کی بڑی طاقتوں پر کامیابی یقینی ہے۔خداوند عالم کا یہ وعدہ برحق ہے کہ آپس میں ایمانی اخوت اور ایک دوسرے کے متعلق دوستانہ جذبات اور برادرانہ احساسات قائم رکھنا سعادت اور نجات کا باعث ہے''۔ علامہ اقبالؒ اس بارے میں بجا فرمایا ؎

ہے خاک فلسطین پہ یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پر حق نہیں کیوں اہل عرب کا
مقصد ہے ملوکیت انگلیس کا کچھ اور
قصہ نہیں تاریخ کا یا شہد و رطب کا

پس اگر دنیا کے تمام مسلمان خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور پرچم توحید اور قرآنی تعلیمات جیسے غذا سے اپنا روح وتن متحد بنائیں تو ملت اسلامیہ گزرے وحشت ناک تفرقہ اور ظلم وتشدد سے نکل سکتی ہے۔مسلمانوں کے لئے آج اس ٹیکنالوجی اور مزائیلوں کے دور میں سب سے طاقت ور اور بڑا اسلحہ، میزائیل اور اٹم بم صرف اتحاد بین المسلمین ہے یہی وہ اسلحہ ہے جس سے تمام اسلام دشمن طاقتیں شکست سے دوچار کی جاسکتی ہے آج دشمن مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پھیلانے کے لئے ایسے منصوبے بنا رہے ہیں تاکہ یہ ہر لحاظ سے بکھر جائیں گے جیسا کہ امام خمینیؒ نے آگاہ کیا''تفرقہ واختلاف ہرگز نہ پیدا کرو اس سے اسلام کا نقصان اور امریکہ وروس کا فائدہ ہے''علامہ اقبال نے بھی تاکید کی۔

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے ؟
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے ؟
عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے ؟
اب مسلمانوں میں نہیں وہ رنگ و بو
سرد کیوں کر ہو گیا اس کا لہو ؟

☆☆☆

عشرہ فجر۔اسلامی انقلاب اور عالمی تبدیلیاں

دو دہائیوں کے دوران اسلامی انقلاب کے اثرات اور انعکاس صرف ایران کے اندر،مشرق وسطی یا عالم اسلام تک محدود نہیں تھے، بلکہ ایسا لگتا ہے کہ اس انقلاب نے علاقہ سے بالاتر بالخصوص بین الاقوامی نظام پر بھی اپنے اثرات ڈالے ہیں۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ ایران میں اسلامی انقلاب ایک ایسے زمانہ میں رونما ہوا ،جب دنیا پر دوقطبی نظام حاکم تھا اور دنیا مشرق ومغرب کے دو بلاکوں میں تقسیم ہوئی تھی۔ دنیا کی دو بڑی طاقتیں یعنی امریکہ اور سوویت یونین نے ان دو بلاکوں کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔اگر چہ میں تیسری دنیا یا غیر جانبدار ممالک کے نام پر چند ملکوں کا اتحاد وجود میں آیا تھا اور رفتہ رفتہ تشکیل پا رہا تھا، لیکن یہ اتحاد ہرگز دوقطبی نظام کے سسٹم پر کوئی اثر نہ ڈال سکا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد دوقطبی نظام کے وجود میں آنے کے زمانے سے یہ مسئلہ زیر بحث تھا اور عملاً اس پر تجربہ ہو رہا تھا کہ دنیا میں پیدا ہونے والا ہر حادثہ اور تبدیلی یا مختلف ممالک کے نظاموں میں پیدا ہونے والی ہر تغییر دو بلاکوں میں سے ایک کی طاقت کے توازن کو نفع یا نقصان کی صورت میں تغیر دے سکتی ہے ۔لہٰذا ان دو بڑی طاقتوں کا مقابلہ اس حادثہ کے وجود میں آنے اور اس کے طریقہ کار کے دائرے میں قابل توجہ ہے۔دوقطبی نظام کا چالیس سالہ تاریخی تجربہ اس نظریہ کی تائید کرتا ہے۔میں انقلاب چین کی کامیابی ، میں کوریا کی جنگ، مشرق وسطی کے عرب علاقوں میں فوجی بغاوتیں ،مجارستان کا بحران، برلین کی دیوار، کیوبا کے میزائل کا بحران اور اسی طرح ویٹنام کی جنگ من جملہ حوادث اور اتفاقات تھے جو دو بڑی طاقتوں میں سے ایک کی حمایت کے نتیجہ میں رونما ہوئے اور ٹکراؤ کا سبب بنے ۔ قابل ذکر بات ہے کہ ایران میں انقلاب سے پہلے رونما ہونے والے حوادث میں بھی ان دو بڑی طاقتوں کی رقابت واضح طور پر دیکھنے میں آتی ہے ۔مثال کے طور پر اس سلسلہ میں روسی فوجیوں کے توسط سے آذربایجان پر تسلط کا سلسلہ ،تیل کو قومیانے کی تحریک مرداد(اگست) کی سازش اور کی دہائی کے حوادث کا نام لیا جاسکتا ہے ۔اگر چہ کی تختہ الٹنے کی سازش کے بعد ایران کو مغربی بلاک کے ایک حصہ کے طور پر پہچانا جاتا تھا اور مغرب کے فوجی ،سیاسی اور اقتصادی معاہدوں میں رکنیت حاصل کرنے کی وجہ سے اس کا اٹوٹ انگ شمار ہوتا تھا،لیکن اس کے باوجود ایران کی کلو میٹر سرحد مشرق کی بڑی طاقت سے مشترک ہونے اور غیر معمولی سوق الجیشی حالات کے پیش نظر سوویت یونین کی حکومت ایران کے مسائل کے بارے میں بے خیال نہیں رہ سکتی تھی اور عام طور پر ایران کے خارجی مسائل کے بارے میں ردعمل ظاہر کرتی تھی ۔امام خمینیؒ کی رہبری میں اسلامی تحریک کے آغاز سے جون کو اس کے عروج تک پہنچنے کے باوجود امام کے حملوں کا نشانہ اکثر امریکہ ہوا کرتا تھا ، پھر بھی یہ امر سوویت یونین کے لئے اس امریکہ مخالف تحریک کے بارے میں مثبت موقف اختیار کرکے اس کی حمایت کرنے کا سبب نہیں بنا ۔سوویت یونین نے نہ صرف اس تحریک کی حمایت نہیں کی، بلکہ انتہائی حیرت انگیز حالت میں مشاہدہ کیا گیا کہ اس عوامی انقلاب کے خلاف امریکہ کے متحد ممالک کی طرح منفی موقف اختیار کیا۔ یہ پالیسی درج ذیل دو مسائل کی وجہ سے تھی :تحریک کی دینی اور اسلامی ماہیت ۔مشرق ومغرب کی طاقتیں آپس میں اختلافات رکھنے کے باوجود دینی بالخصوص اسلامی تحریکوں کے خلاف مشترک موقف رکھتی ہیں ۔۔حضرت امام خمینیؒ نے اپنی تحریک کے آغاز پر ہی ان دو بڑی طاقتوں کے بارے میں اپنے موقف کا اعلان کیا تھا اور اپنا وہ معروف جملہ کہا تھا: امریکہ انگلستان سے بدتر ہے ،انگلستان امریکہ سے بدتر ہے اور سوویت یونین دونوں سے بدتر ہے سب ایک دوسرے سے پلید تر ہیں ،لیکن آج ہمارا سروکار ان خبیثوں سے ہے، امریکہ سے ہے ۔اور یا یہ مطلب کہ ہم بین الاقوامی کمیونزم کے ساتھ اسی قدر برسرپیکار ہیں جس قدر امریکہ کی سرکردگی میں مغربی سامراجوں کیساتھ ہیں ۔جملوں میں دو بڑی طاقتوں کے لئے یہ پیغام تھا کہ دونوں طاقتیں اس تحریک کے عروج تک پہنچنے اور کامیاب ہونے سے نقصان اٹھا چکی ہیں اور اس انقلاب نے عالمی نظام میں ان کی برتری کو چیلنج کیا ہے ۔ اسلامی انقلاب کے اور میں عروج تک پہنچنے اور نہ شرقی نہ غربی، جمہوری اسلامی کا نعرہ بلند کرنے کے پیش نظر دونوں بڑی طاقتوں کی طرف سے شاہ کی حمایت اور اسلامی انقلاب کے دشمنوں بالخصوص زبردستی لادی گئی جنگ کے دوران عراقی حکومت کی مشترکہ طور پر حمایت نے ثابت کیا کہ اسلامی انقلاب دوقطبی نظام کے لئے قابل برداشت نہیں ہے بلکہ انقلابی مسلمانوں کے توسط سے حاصل کی گئی کامیابی اور عوامی فوج اور رضا کاروں کی عراق ایران جنگ کے دوران استقامت اور پائیداری نے دوقطبی نظام کی بنیادوں کی کمزوری کو ثابت کیا۔

شائد یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ اسلامی انقلاب کی کامیابی اور اس کی دو بڑی طاقتوں میں سے کسی ایک پر بھروسہ نہ کرنے کی پالیسی دوقطبی نظام کے زوال میں موثر تھی۔

میخائیل گورباچوف کے کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکریٹری اور سوویت یونین کے صدر جمہوریہ کی حیثیت سے برسراقتدار آنے اور پرسترویکا اور گلاس نوسترپر مبنی سیاست کو پیش کرنے کے نتیجے میں مشرقی بلاک اور اسی کے ساتھ دوقطبی نظام کے زوال کے آثار نمودار ہونے لگے ۔حضرت امام خمینیؒ نے اسی زمانہ میں ان تبدیلیوں پر غائرانہ نظر ڈالی اور وہ اس سلسلہ میں فکر مند تھے کہ ایسا نہ ہو کہ مشرقی بلاک کا زوال مغربی بلاک کی کامیابی ثابت ہو اور مشرقی بلاک کے ممالک بھی مغرب اور امریکہ کی آغوش میں چلے جائیں اور مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام کو نمونہ بنانے کی تشویق ہو۔انہوں نے گورباچوف کے نام لکھے گئے اپنے ایک تاریخی خط میں اسے ان خطرات سے آگاہ کیا اور مشرقی بلاک کی اصلی مشکل یعنی خدا سے جنگ کے بارے میں اسے توجہ دلائی اور پوری طاقت سے اعلان کیا کہ اسلام کا سب سے بڑا اور طاقتور مرکز، اسلامی جمہوریہ ایران سوویت یونین کے عوام کے عقیدتی خلا کو پر کرسکتا ہے۔

انقلاب اسلامی کی سالگرہ تقریب دفتر مجلس علما ہند حیدرآباد میں منعقد

حیدرآباد۔/10 فروری (سفیر نیوز/صدائے حسینی) جشن بزرگ پیروزی انقلاب وپیروزی مقاومت غزہ دفتر مجلس علما ہند حسینی محلہ نورخاں بازار حیدرآباد میں منعقد ہوا حجۃ الاسلام مولانا سید تقی رضا عابدی صاحب قبلہ نے خطاب کیا۔اسکے علاوہ جناب سید جعفر حسین ایڈیٹر روزنامہ صدائے حسینی، جناب سید مجتبیٰ حسین زیدی اور دیگر معزز حضرات نے خطاب کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا کثیر تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔

اسلامی انقلاب کی 46ویں سالگرہ پر ایران میں جشن

تہران ۔10رفروری (مہر خبر رساں ایجنسی رصدائے حسینی) ایران میں انقلاب اسلامی کی 46ویں سالگرہ کی مناسبت سے ہونے والے جشن اور عظیم الشان ریلیوں کو دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ نے بھرپور کوریج دی ہے۔تفصیلات کے مطابق جیسے ہی اسلامی انقلاب کی 46ویں سالگرہ کے جشن کا آغاز ہوا اور عوام بڑی تعداد میں سڑکوں پر نکلے، عالمی اور عربی ذرائع ابلاغ نے اس قومی یکجہتی کو اپنی ویب سائٹس اور ٹیلی ویژن چینلز پر نمایاں طور پر پیش کیا۔دارالحکومت تہران سمیت ملک کے 1400 چھوٹے بڑے شہروں نیز 35ہزار سے زائد دیہاتوں میں بھرپور جشن منایا گیا اور ریلیاں نکالی گئیں جن میں عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس نے بریکنگ نیوز کے طور پر ایرانی عوام کی عظیم الشان شرکت کو رپورٹ کیا۔

ایجنسی کے مطابق دسیوں ہزار ایرانیوں نے 1979 کے اسلامی انقلاب کی سالگرہ منائی۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی وائٹ ہاس واپسی کے بعد ایرانی عوام کی یہ پہلی بڑی ریلی ہے۔صدر ٹرمپ نے ایران کے خلاف زیادہ سے زیادہ دباؤ کی پالیسی کو بحال کیا ہے۔

یمنی نیوز چینل المسیرہ نے 22 بہمن کی ریلی کی کوریج کرتے ہوئے رپورٹ کیا کہ پیر کی صبح تہران اور ایران کے دیگر شہروں میں اسلامی انقلاب کی 46ویں سالگرہ کی مناسبت سے عظیم الشان ریلیوں کا آغاز ہوا۔

اپنی رپورٹ میں المسیرہ نے مزید کہا کہ تہران کے آزادی اسکوائر میں عوام کی بڑی تعداد موجود تھی۔ریلی ایرانی صدر مسعود پزشکیان کے خطاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

چینل نے اپنی رپورٹ میں مزید کہا کہ اس موقع پر ایرانی پرچم کے ساتھ ساتھ یمن، حزب اللہ لبنان، فلسطین، حشد الشعبی اور دیگر مزاحمتی گروہوں کے جھنڈے بھی لہرائے گئے۔صیہونی حکام کے علامتی تابوت ریلی کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ہر سال 22 بہمن موقع پر دہرایا جاتا ہے، اس بار بھی دیکھنے کو ملا۔

چینل کے مطابق 10 فروری 1979 کو امام خمینی کی قیادت میں اسلامی انقلاب نے امریکہ کے حمایت یافتہ آمرانہ نظام کو شکست دی۔انقلاب کی 46ویں سالگرہ کی یہ ریلیاں ایسے وقت میں منعقد ہو رہی ہیں جب امریکہ اور اسرائیل کی دھمکیاں بڑھ رہی ہیں اور ایران پر اقتصادی پابندیاں مزید سخت کی جارہی ہیں۔

لبنانی نیوز چینل المنار نے بھی ایرانی عوام کی ریلیوں کو مختلف شہروں میں براہ راست نشر کیا۔

لبنانی خبر رساں ادارے العہد نے کہا کہ تہران سمیت ایران کے مختلف صوبوں میں عوام نے اسلامی انقلاب کی 46ویں سالگرہ کے موقع پر بھرپور جوش وجذبے کے ساتھ عظیم الشان ریلیاں نکالیں۔

معروف چینل المیادین نے بھی تہران میں ہونے والی ریلی کی خصوصی کوریج کی اور اس تاریخی اجتماع کو براہ راست نشر کیا۔

اسلامی انقلاب ملک سے استبدادی نظام کی بساط لپیٹنے میں کامیاب ہوگیا،صدر پزشکیان

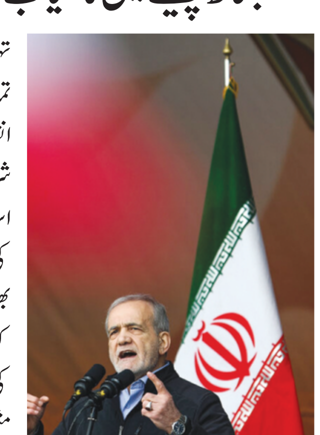

تہران ۔10رفروری (ایجنسی) ایران کے تمام شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں جشن انقلاب کا ملین مارچ پیر کی صبح ساڑھے نو بجے شروع ہوا جس میں کروڑوں کی تعداد میں ایرانی عوام نے شرکت کرکے اسلامی انقلاب کی امنگوں اور اقدار سے اپنی وفاداری کا بھرپور اعلان کرتے ہوئے ایک بار پھر دشمنوں کو مایوس کردیا۔ایرانی عوام نے گزشتہ برسوں کی طرح اس سال بھی شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک ایران کے گوشہ وکنار میں 22 بہمن (10 فروری) کی مناسبت سے نکالی جانے والی عظیم الشان ریلیوں میں بھرپور شرکت کی اور ایک بار پھر ثابت کردیا کہ وہ آج بھی اسلامی نظام اور انقلاب کے نظریات اور اقدار کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ 22 بہمن کی ریلیوں کی کوریج سات ہزار تین سو ملکی اور غیر ملکی نامہ نگاروں نے کی۔ آج ایران کی شاہراہوں کی فضا 1979 میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کا منظر پیش کررہی تھی - آج بائیس بہمن کی ریلیوں کیشرکا نے اپنے وطن سے محبت، باہمی اتحاد ویگانگت، ہمدردی، ملک اور اسلامی نظام سے وفاداری کا اظہار اور امریکہ اور اسرائیل کے سازشی اقدامات پر نفرت و بیزاری کا اعلان کیا -ریلیوں کے شرکا نے اپنی شرکت سے یہ ثابت کردیا کہ انقلاب اور نظام کے دشمنوں کے وسیع منفی پروپیگنڈوں کے باوجود ہر سال اس دن کو ایران کے عوام بھرپور جذبے اور جوش و خروش سے مناتے ہیں اور اس میں ہر سال اضافہ ہی ہو رہا ہے- ریلیوں کے دوران ایران کی فضا اللہ اکبر اور امریکا مردہ باد و اسرائیل مردہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی- ایران کے اسلامی نظام کے وفادار تہرانی عوام آج 22 بہمن کی ریلیوں میں شرکت کرکے آزادی اسکوائر تک گئے تاکہ شہدا اور امام خمینی رحمت اللہ علیہ کی یاد میں اسلامی جمہوریہ ایران کی تاریخ میں ایک اور سنہری باب کا اضافہ کریں۔تہران میں جشن انقلاب کی ریلی سے صدر مملکت مسعود پزشکیان اور حماس کے رہنما خلیل الحیہ نے خطاب کیا۔ریلی کے شرکا نے 22 بہمن کو آزادی اسکوائر کے راستے پر مارچ کرتے ہوئے امریکہ اور صیہونی حکومت سے اپنی نفرت و بیزاری کا اعلان کیا اور غزہ میں صیہونی حکومت کے مظالم اور جرائم کی مذمت کرتے ہوئے اس کی نابودی کے نعرے لگائے۔

انقلاب اسلامی نے طاغوتی اور مغربی جمہوریت کے نام پر رائج ظالمانہ نظام کا خاتمہ کیا

مشہد۔10رفروری (حوزہ نیوز ایجنسی رصدائے حسینی) صوبہ خراسان رضوی میں نمائندہ ولی فقیہ آیت اللہ سید احمد علم الہدی نے مدرسہ فقاہت عالم آل محمدؐ میں منعقدہ "مدرسہ زمستانہ فقہ حکمرانی " کی اختتامی تقریب میں خطاب کے دوران انقلاب اسلامی کے چھیالیسویں سالگرہ اور حضرت بقی اللہ الاعظم ارواحنا فداہ کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے تبریک پیش کی۔انہوں نے فقہ حکمرانی کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا: دینی حکمرانی ان جدید موضوعات میں سے ایک ہے جو حالیہ عرصے میں علوم سیاسی کے میدان میں زیر بحث آیا ہے جبکہ اس سے قبل لبرل ڈیموکریسی کے دائرے میں حکومت کا موضوع مطرح تھا، نہ کہ حکمرانی۔انقلاب اسلامی نے طاغوتی اور مغربی جمہوریت کے نام پر رائج ظالمانہ نظام کا خاتمہ کیا انہوں نے کہا: عوام کی قربانیوں اور فداکاریوں اور امام راحل رحم اللہ علیہ کی قیادت کے ساتھ انقلاب اسلامی تشکیل پایا۔امام راحل رحم اللہ علیہ کی قیادت اور عوام کی موجودگی کے ساتھ ایک ایسا فاتح انقلاب وجود میں آیا جو اپنی کامیابی کے تسلسل میں دنیا کی کسی بھی حالیہ بڑی انقلابی تحریک حتی کہ انقلاب کبیر فرانس سے بھی قابلِ موازنہ نہیں۔آیت اللہ سید احمد علم الہدی نے کہا: انقلابِ اسلامی اپنی کامیابی اور مسلسل فتوحات کے لحاظ سے آج کی عالمی تحریکوں میں بے مثال ہے۔انہوں نے کہا: انقلاب اسلامی نے طاغوتی نظام اور مغربی جمہوریت کے نام پر رائج ظالمانہ حکومت کا خاتمہ کیا۔جس کے نتیجہ میں عوام محور اور اسلامی نظام کا قیام عمل میں آیا۔